12403-شادی کاارادہ ہولیکن اس کی طاقت نہ پانے والے کونصیحت

سوال

ہمارے ہاں مسجد میں ایک پروگرام کا اہتمام ہواجس میں مسلمان نوجوانوں نے اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کے ساتھ شادی کے متعلق احادیث کے بارہ میں مناقشہ کیااور یہ کہ انہیں چاہیے کہ وہ نوجوانوں کی شادی کے معاملات میں آسانی پیدا کریں ۔

تواس موضوع نے کئ اور موضوع بھی بحث کے لیے کھول دیے ، والدین زوجین کی حالت اوران کی رفاہ کا اہتمام کرتے ہیں اور پھر خاص طور پر بچے کی پیدائش کے موقع پر ۔

دور حاضر میں طالب علم گریجویشن کی تعلیم 21 برس کی عمر میں یا میڈیکل کی تعلیم 23 برس کی عمر میں مکمل کرتے ہیں اور وہ شادی کا خرچہ برداشت نہیں کرسکتے ، توان کے لیے آپ کون سی عملی نصیحت فرمائیں گے ، یورپ میں بہت سے ایسے نوجوان ہیں جو اپنے آدھے دین (شادی) کو مکمل کرنا چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آدمی کا امور شرعیہ میں مناقشہ کرنا اوراس میں وقت گذارنا اس کے لیے سب سے نفع مند کام ہے ، اس لیے کہ طلب علم فرض اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے اوراس کام میں مصروف ہے جواسے اوردوسروں کے لیے بھی نفع مند ہے ۔

ایک بات یادرکھنی چاہیے کہ جب مناقشہ میں کسی مسئلہ میں مشکل پیش آئے توانہیں چاہیے کہ وہ اس کو علماء کرام سے پوچھ لیں ۔

دوم :

فسق وکفر والے ممالک میں رہنے والوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ مسلم ممالک کی طرف ھجرت کریں جہاں پردنیاوی فتنے نہیں پائے جاتے ، اوراسے وہاں بھی شادی کے لیے عورتیں مل جائیں گی اوریہ عورتیں ایک دوسرے سے بڑھ کرہیں لیکن ان میں اختیاروہ کرنی چاہیے جو(دینی ناحیہ سے) اچھی ہو ۔

اورہم اسے یہ نصیحت کریں گے کہ وہ ایسا ماحول ترک کردے جہاں پراس کے قدم پھسلنے کا خطرہ ہے ، چاہے وہ رہائشی یا کام کرنے اوریا پھر پڑھائی کا ماحول ہو ۔

اورہم اسے یہ بھی نصیحت کریں گے کہ وہ جتنی جلدی ہوسکے شادی کرلے اورایسی صالحہ لڑکی اختیارکرے جواسے مھراوردوسری فرمائشوں سے تنگ نہ کرتی رہے ۔

یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ اگروہ شادی کی طاقت نہیں رکھتا تواللہ تعالی کا تقوی اختیارکرتے ہوئے حرام کردہ اشیاء کی طرف نہ دیکھے اورنہ ہی حرام کردہ اشیاء سنے اورحرام کی طرف جانے اوراسے چھونے سے بھی بازرہے ، اوراس کے لیے روزے اورنمازاوردعاء اورصالح قسم کے دوست واحباب سے تعاون حاصل کرے ، اوراپنے وقت کوگزارنے کے لیے طلب علم اورحفظ قرآن اوردعوت الی اللہ میں مصروف رہے اس لیے کہ اگرنفس کواللہ تعالی کی اطاعت میں مصروف نہ رکھا جائے تووہ اللہ تعالی کی معصیت میں مشغول ہوجائے گا ۔

سوم :

ولی الامر اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ شادی کے لیے تکمیل تعلیم کا بہانہ نہ بنائیں اور اسے رکاوٹ نہ بنائیں ۔

تحصیل علم میں شادی رکاوٹ کب بنی تھی ؟ بلکہ تجربہ اور واقع تو اس کے بر عکس اور اس پر شاھد ہے کہ شادی تو تحصیل علم میں ممد اور معاون ثابت ہوتی ہے ، اس لیے کہ ذھن ہر قسم کے غلط خیالات سے صاف شفاف ہوجاتا اور سوچ وفکر میں راحت آجاتی ہے ، بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نوجوانوں کو شادی والے حکم کی تعمیل کرنے میں جلدی ہے ۔

اور نوجوانوں کے اولیاء کے ذمہ بھی ہے کہ وہ نوجوانوں کو ایسی فرمائشیں کرکے جن میں اسراف اور زیادتی ہو تنگ نہ کریں ، اور صرف وہ چیز ہی طلب کریں گھر اور عورت کی ضرورت ہو ، اور انہیں یہ علم ہونا چاہیے کہ شادی طلب رزق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{اور تم میں سے جو مرد وعورت شادی شدہ نہ ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا ، اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے}. النور (32) ۔

واللہ تعالی اعلم .